کے زیر نگیں آیا۔ اس طرح بطور پس منظر مصنف نے جہاد افغانستان سے ماقبل کی سیاسی تاریخ پر بھی روشنی ڈالی ہے اور اس ضمن میں انھوں نے مختلف بادشاہوں کے ادوار حکومت، خانہ جنگیوں، اندرونی بغاوتوں، لڑائیوں، انقلابات اور بیرونی طاقتوں خصوصاً روس اور برطانیہ کی مختلف النوع مداخلتوں اور سازشوں کی تفصیل بھی بیان کی ہے۔ کتاب کا دوسرا (نصف سے زائد) حصہ اپریل ۱۹۷۸ میں داؤد حکومت کے خاتمے سے مئی ۱۹۸۸ میں معاہدہ جنیوا تک کے حالات و واقعات پر مشتمل ہے۔ اس کے ساتھ مولف نے افغانوں کے مزاج، نفسیات، دین داری اور مذہب سے غیر معمولی وابستگی، غیرت وحمیت، جرات و بہادری، مزاحمتی افتادِ طبع اور جنگ جویانہ کردار پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ ذرائع مواصلات، معیشت و زراعت، معدنیات اور تعلیمی صورت حال کا بھی مختصر ذکر ملتا ہے۔ اس طرح زیر نظر کتاب میں افغانستان خصوصاً جہادی سرگرمیوں سے متعلق ہمہ پہلو معلومات جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ حصہ دوم کا باب ۱۱، جہاد افغانستان سے متعلق واقعات کی تواریخ (Chronology) پر مشتمل ہے۔

کتاب پڑھتے ہوئے محسوس ہوتا ہے کہ بعض حصوں کی خاطر خواہ ترتیب و تسوید نہیں ہو سکی مثلاً ص ۵۱ پر "افغانستان میں معدنی وسائل" کا ذکر ہے۔ تین صفحات بعد پھر اسی عنوان سے کچھ مزید باتیں درج کی گئی ہیں۔ اسی طرح ایک جگہ بتایا گیا ہے کہ جنیوا میں معاہدہ روبہ عمل آچکا ہے۔ مگر دوسری جگہ یہ ذکر آتا ہے کہ پاکستان کے کیمونسٹ دانشور، جنیوا مذاکرات پر زور دے رہے ہیں--- وغیرہ۔ ص ۳۸۹ پر شکرگڑھ کے سید صادق حسین شاہ کا ایک معروف شعر (تندی باد مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب) غلط طور پر علامہ اقبال سے منسوب کیا گیا ہے۔ مزید برآں شعر کا آغاز اس طرح کیا گیا ہے: "بادی تند مخالف"--- جو درست نہیں۔ ڈاکٹر ایچ بی خان معروف مصنف، مورخ اور محقق ہیں۔ انھوں نے اپنی دوسری تصانیف کی طرح زیر نظر تالیف میں بھی نہایت عرق ریزی اور محنت سے متعلقہ مواد (لوازمہ) جمع کیا ہے۔ توقع ہے یہ قابل قدر کاوش، افغانستان کے موضوع سے دلچسپی رکھنے والوں کے لیے استفادے اور رہنمائی کا باعث ہو گی۔ (ر-ہ)

بنیاد پرستی اور تہذیبی کشمکش، مرزا محمد الیاس۔ ناشر: حرا پبلی کیشنز، ۲/۱۴ فضل الٰہی مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۳۲۸۔ قیمت: ۹۶ روپے۔

اس کتاب میں وہ الزامات زیر بحث ہیں جو "مغرب" نے مسلمانوں، خصوصاً عصر حاضر کی تحاریک اسلامی پر لگائے ہیں۔ بیسویں صدی کے آغاز تک یورپ یہ کہتا رہا کہ "اسلام اپنے پیروؤں کو خون ریزی کی تعلیم دیتا ہے"۔ اب الفاظ بدل کر "بنیاد پرست" کہہ کر مغرب اسی الزام کو دہرا رہا ہے۔ یہ ترکیب کارگر ثابت ہوئی ہے۔ آج بہت سے اسلام پسند خود کو بنیاد پرست کہلانے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ وہ یہ جاننے کی کوشش